کا یہ مجموعہ مولانا کی آراء سے واقفیت کا سب سے معتبر ذریعہ بن گیا ہے۔ ساتھ ہی مولانا کی ناتمام تفسیر 'نظام القرآن وتاویل الفرقان بالفرقان' کو پڑھ کر قاری کے اندر تشنگی کا جو احساس باقی رہ جاتا تھا اس تفسیری حواشی کی اشاعت سے اس کا بڑی حد تک ازالہ ہوگیا ہے۔ اپنی گوناگوں خصوصیات کی بنا پر امید ہے کہ مولانا فراہیؒ کی دیگر تصانیف کی طرح اس کو بھی علمی دنیا میں مقبولیت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

عمدہ اور دیدہ زیب طباعت کے باوجود جلد دوم بھی جلد اول کی طرح سورتوں کی فہرست اور کسی بھی طرح کے اشاریے سے خالی ہے جس کی وجہ سے استفادہ میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ توقع ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس خامی کو دور کردیا جائے گا تاکہ اس سے استفادہ مزید آسان ہوسکے۔ (مرتبہ: ابوسعد اصلاحی)

نام کتاب : قرآن مجید کے آٹھ منتخب اردو تراجم کا تقابلی مطالعہ
مصنف : ڈاکٹر محمد شکیل اوج
ناشر : البلاغ پبلیکیشنز N-1 ابوالفضل انکلیو، نئی دہلی – ۲۵
سن اشاعت: اپریل ۲۰۱۰ء
صفحات : ۲۶۴
قیمت : ۱۵۰ روپے

زیر تعارف کتاب ڈاکٹر محمد شکیل اوج کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ یہ کتاب مقدمہ اور اختتامیہ کے علاوہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ تین فصلوں پر محیط ہے۔ فصل اول میں مصنف نے موضوع کا تعارف اور اس کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ فصل دوم موضوع کے دائرہ بحث وتحقیق سے متعلق ہے۔ مصنف نے اپنی اس بحث وتحقیق کو درج ذیل چھ نکات میں محدود رکھا ہے۔ یہی مقالہ کے اصل مباحث ہیں۔

۱- قرآن حکیم کے ترجموں کی ضرورت واہمیت
۲- قرآن حکیم کے اردو تراجم کی ابتدا اور اس کا ارتقائی جائزہ

۳- منتخب اردو ترجمہ نگاروں کا تعارف

۴- منتخب اردو تراجم کا تقابل بلحاظ معنویت

۵- منتخب اردو تراجم کا تقابل بلحاظ لغویت

۶- منتخب اردو تراجم کا تقابل بلحاظ ادبیت و متفرقات

فصل سوم کا عنوان ہے۔''موضوع کے لازمی مصادر اور اسلوب تحقیق''۔

مذکورہ بالا چھ ابواب میں سے پہلا باب ''قرآن کے ترجموں کی ضرورت و اہمیت'' پر مشتمل ہے اس باب میں یہ بات بڑی صراحت سے بیان ہوئی ہے کہ قرآن مجید کی زبان عربی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید بنی نوع انسان کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔لیکن سارے انسانوں کی زبان عربی نہیں۔ لہٰذا فہم قرآن کا کام ترجمہ کی مدد سے ہوسکتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ زمانہ نزول سے اب تک کوئی عہد ایسا نہیں گزرا کہ جو قرآن کریم کے ترجمہ وتفسیر کی ضرورت سے خالی رہا ہو رسول اللہ ﷺ کے بعد تفہیم قرآن کی ذمہ داری کو صحابہ نے اور ان کے بعد تابعین نے بحسن وخوبی نبھایا اور آج تک قرآن کی تشریح وترجمانی کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ دوسرا باب قرآن حکیم کے اردو تراجم کے ابتدا اور اس کا ارتقائی جائزہ ہے۔اس میں مصنف نے بتایا ہے کہ اردو زبان میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر کا سلسلہ سولہویں صدی عیسوی کی آخری دہائی گویا دسویں صدی ہجری سے شروع ہوا لیکن یہ سلسلہ کچھ اجزاء یا چند سورتوں سے آگے نہ بڑھ سکا۔ مصنف کی تحقیق کے مطابق شاہ عبدالقادر کو بامحاورہ ترجمہ قرآن مع مختصر حواشی بنام ''موضح قرآن'' پہلا مترجم قرآن ہونے کا شرف حاصل ہے۔اسی طرح ان کے بھائی شاہ رفیع الدین نے پہلا لفظی ترجمہ کرنے کی خدمت انجام دی۔ اس کے بعد انیسویں اور بیسویں صدی عیسوی میں قرآن مجید کے بہت سے مکمل تراجم، حواشی اور تفاسیر وجود میں آئیں۔تیسرا باب منتخب اردو ترجمہ نگاروں کے تعارف میں ہے۔ان کے اسماء گرامی بالترتیب یہ ہیں:

مولانا محمود حسن دیوبندی (۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء)، مولانا احمد رضا خاں بریلوی (۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)، مولانا ثناء اللہ امرتسری (۱۳۶۸ھ/۱۹۴۸ء)، مولانا عبدالماجد